AMJRT 1:2 (2019) pp. 47-68 ISSN: 2663-4392

یاجوج ماجوج: جدید تعبیرات اور معاصر اقوام پر اطلاق وانطباق: ایک تجزیاتی مطالعہ

Gog and Magog Interpretations by Modern Scholars and its Application on Contemporary Nations: An Analytical Study

حافظ زاہد لطیف*

Abstract

According to the Islamic point of view Gog and Magog (Ya'jūj Ma'jūj), are two such supernatural and aggressive powers that will reveal from some unknown place. According to Islamic sources the two disbelieving powers (tribes) are the children of Yāfith son of Noah. Humanity will affect badly at their severely harmful activities on the earth. In the beginning they were free into some unknown place. The famous king Dhulqarnayn imprisoned them behind an unknown thick wall in human history. There are many conjectures regarding the wall, and it is sometimes considered in any Norwegian country because of too long duration of sunrise in these countries. Their population will be 10 times more than the World's populations. They will be so much trouble creating nation from the race of Noah (A.S) even Isa (Christ) will take refuge on the mountain of Toor and Muslims will pray Allah to get rid of them. Today some modern Islamic researchers have been claiming that they are in fact, Chines or Russians as we find their resemblance in prophet's traditions. In this article, an attempt has been made to unveil the disputed matter that either they exist in current age in form of living peoples or some hidden which will be revealed before the end of time. The purpose of this research is to revisit different speculations about Gog and Magog as we find them also into the Bible. Many Muslims research took effect from Bible's concept ignoring the traditions of the prophet and find out many different solutions which, according to me are to be seen into the true and clear facts by Quran and Sunnah.

Keywords: Gog and Magog and Islamic Teachings, Gog, Magog and Contemporary Opinion. Gog Magog and the Bible.

* اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی، لاہور hzlatif@gmail.com

تعارف

اقوام وملل کی آزمائش وامتحان اللہ رب العزت کی سنت رہی ہے جس میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں۔ آخری امت بہت بڑی بڑی آزمائشوں میں مبتلا کی جائے گی اس لئے کہ اس امت کا درجہ ورتبہ بھی اتنا ہی عظیم ہے۔ وقوعِ قیامت سے قبل آفات وفتن اس امت پر تسلسل سے ٹوٹ کر گریں گی۔ ان بڑی بڑی آزمائشوں سے تمام انبیاء اپنی امتوں کو ڈراتے آئے ہیں مثلاً فتنہ دجال سے بڑا فتنہ اس امت کے لئے پیدا ہی نہیں کیا گیا مگر اس آفت عظمی سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نپٹ لیں گے اس کے خاتمہ کے بعد اس سے بھی بڑھ کر ایک اور آفت واقع ہوگی جس کا مقابلہ کرنے کی تاب پیغمبر خدا بھی نہ رکھتے ہوں گے اور انجام کار اذن الٰہی سے مسلمان اس مصیبت سے نجات حاصل کریں گے یہ فتنہ یاجوج ماجوج کا ہوگا۔ زیر نظر آرٹیکل میں اس کے احوال پیش ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ خروج دجال وظہور مہدی کی مانند خروج یاجوج وماجوج بھی ایک ثابت شدہ حقیقت ہے جسکی تصریحات ہمیں قرآن وحدیث اور بائبل میں ملتی ہے۔ یاجوج ماجوج کون تھے اور اب کہاں ہیں۔ دو اقوام ہیں دو افراد یا پھر تمثیلاً بیان کیے گئے کسی فتنے یا واقعہ کا نام ہے۔ ان سوالات کے جوابات تحقیقی طور پر دینا نہایت دشوار گذار ہیں۔ صحیح ترین جوابات کا ماخذ اور فکر صحیح کے عکاس قرآن وسنت سے صرف وہی نصوص ہیں جو لاریب ہیں اور کسی شک وشبہ سے بالا تر ہیں، نصوص شرعیہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یاجوج ماجوج اولاد آدم اور نسل انسانی ہی سے ہیں اور ایک ایسی قوم ہیں جس کو ذوالقرنین بادشاہ (535 قبل مسیح) نے اپنے مشرقی جانب سفر کرتے ہوئے دور کسی مقام پر پایا اور دو پہاڑوں کے درمیان سے ان کے آنے جانے کے راستے کو مضبوط دیوار سے کہ جس میں تانبا ولوہا تھا مقامی لوگوں کی درخواست پر بند کر دیا۔

یاجوج ماجوج بے پناہ طاقت وقوت مگر انتہائی خطرناک اور فتنہ فساد کی حامل قوم ہے جو مشیت ایزدی سے سد ذوالقرنین کو توڑ کر خروج کریگی اور انکی تباہ کن آمد خوفناک سیلاب کی مانند ہر چیز کو بہالے جائے گی، کھیت وکھلیان کی بربادی، ہر ذی روح سے دشمنی ان کا خاص وصف ہوگا سمندروں کا تمام پانی تک پی جائیں گے، انکی آمد سے قبل حضرت عیسیٰؑ کا نزول ہو چکا ہوگا۔ خوفناک ہلاکت وبربادی کے باعث لوگ قلعہ بند ہو کر حضرت عیسیٰؑ سے ان کے فتنے سے بچاؤ کی درخواست کریں گے، ان کے مقابلے کی سکت خود حضرت عیسیٰؑ بھی نہ رکھتے ہوں گے، اس لیے آپؑ تمام اہل ایمان کو لے کر کوہ طور پر چلے جائیں گے اور ان کی ہلاکت کی اللہ سے دعا کریں گے۔ بالا خر بحکم الٰہی ایک عجیب بیماری ان کی گردنوں میں کیڑوں کی شکل میں ظاہر ہوگی جس سے یہ تمام قوم آن واحد میں لقمہ اجل بن جائے گی۔ یاجوج ماجوج کے متعلق یہ تفصیل نصوص صحیحہ سے ثابت ہیں۔ حوالہ کے لئے جامع

الترمذی،[1] مسند احمد،[2] مسند ابی یعلی[3] اور صحیح ابن حبان[4] کی طرف رجوع کیا جاسکتا ہے۔ جغرافیہ دان جو آج کرۂ ارضی کے ہر کونے تک رسائی کے دعوے دار ہیں مگر یہ حقیقت آج عیاں ہے کہ اتنی بڑی قوم ان کی نظروں سے اوجھل ہے۔

آج بہت سے لوگ اپنے علم و عقل کی بنیاد پر کئی تاویلات کا سہارا لیتے ہوئے خروجِ یاجوج ماجوج کا انکار کیے بیٹھے ہیں، بہت سے ایسے ہیں جو معاصر اقوام مثلاً چین، جاپان، روس کو یاجوج ماجوج قرار دے رہے ہیں اور کئی اس سے مراد تاتاری، منگول، یورپی وامریکی لے رہے ہیں۔ اسی طرح دیوار یاجوج ماجوج کو بعض دیوار برلن اور دیوار چین یا دیوار قفقاز مراد لیتے ہیں۔ لیکن اصل حقیقت یہ ہے کہ کسی بھی چیز یا واقعہ کی استنادی حیثیت کا تعین قرآن و حدیث کی نصوصِ ثابتہ سے کرنا ضروری ہے مگر آج کئی اصحاب فکر ودانش عقل و قیاس کو بنیاد بنا کر ذاتی اور من مانی تاویلات کر رہے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ بعض اقوام میں یاجوج ماجوج کی سی کیفیت احادیث میں بیان کردہ حقائق سے مماثل نظر آتی ہیں مگر جزئی مماثلت کی بنیاد پر اور شرع کے بعض نصوص سے صرفِ نظر کرتے ہوئے کوئی بھی حکم لگانا غلط اور خواہشِ نفسانی کا اظہار ہی ہوگا۔ اس مقالے میں اولاً تو احادیث و قرآن کے واضح نصوص بیان کیے جائیں گے اور پھر سلف و خلف کی تعبیرات کے پیش کردہ دلائل کا مناقشہ و محاکمہ کیا جائے گا اور یاجوج ماجوج اور ذوالقرنین کا صحیح اطلاق اور اسکی تعیین کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

مفاہیم و معانی

صاحب **المنجد** لوئیس معلوف یوں رقمطراز ہیں: "اج ـ اجیج ـ اضطرم وتلهب فهو اجاج واجوج۔ اجوجا الماء صار اجاجا ای ملحا مرا ـ اجج النار ای ألهبهاعلى العدو ـ والاجیج ـ الصوت الحاصل من اختلاط الكلام وخفيف الشى۔"
ترجمہ: **یعنی** اج، اجیجا باب نصر سے بمعنی آگ کا بھڑکنا، شعلہ مارنا اسی طرح الاجاج بمعنی بہت کھارا وکڑوا پانی۔ اجه گرمی کی شدت اور تیزی اسی طرح اجج على العدو۔ اس نے دشمن پر حملہ کیا۔ اجاج والاجیج۔ شور اور چلنے کی آہٹ۔[5]

---

[1] محمد بن عیسیٰ الترمذی، **السنن**، ابواب التفسیر، سورت الکھف (الریاض: دارالسلام، 2000)، حدیث نمبر: 2240۔

[2] أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل، **المسند**، مسند عبدالله بن مسعود رضي الله تعالى عنه (القاهرة: دارالحدیث، 1995)، حدیث نمبر: 3557۔

[3] أبو يعلى أحمد بن علي، **المسند**، من مسند أبي سعيد الخدري (دمشق: المأمون للتراث، 1984)، حدیث نمبر: 1351۔

[4] محمد بن حبان بن أحمد بن حبان، **صحیح ابن حبان**، ابواب التفسیر، سورت الکھف (بیروت: مؤسسة الرسالة، 1988)، حدیث نمبر: 6828۔

[5] لوئیس معلوف، **المنجد فی اللغة** (بیروت: لبنان، 1998ء)، 49۔

لفظِ یاجوج ماجوج کے منبع ومصدر کے حوالے سے مولانا حفیظ الرحمن سیوہاروی نے قصص القرآن میں یاجوج ماجوج کی ذیل میں لکھا ہے کہ ''چین کے دو بڑے قبائل کو موگ اور یوچی کہا جاتا رہا ہے۔ چھ سو برس قبل مسیح میں یونان میں اسے میگ اور میگاگ کہا جاتا رہا ہے اور عربی میں یہی لفظ ماجوج بنا عبرانی میں جوج اور یاجوج کہلایا جبکہ بائبل میں اسے Gog and Magog سے موسوم کیا گیا ہے۔''[6] لفظِ یاجوج کی تشریح کرتے ہوئے سٹیفن ای جونز لکھتے ہیں:

"Gog literally means "great" or "lifted up". it is spelled gimel-vav-gimel. The gimel is the third letter of the Hebrew alphabet. ---------So, literally gog means pride and (more) pride''.[7]

جونز کی لفظ Gog (یاجوج ماجوج) پر وضاحت کا ملخص یہ ہے کہ Gog کا لفظی معنیٰ عظمت وبلندی کے ہیں جو عبرانی کے حروف تہجی کے تیسرے الفابیٹ Gimel سے ماخوذ ہے اور جیمل (Gimel) کا لغوی معنی اونٹ کے ہیں۔ اونٹ کی جسمانی بلندی اصل میں تمثیلاً یاجوج کی شکل میں بیان کیا گئی ہے لہٰذا Gimel-vov-gimel گویا اس بلندی در بلندی کا ذکر حقیقت میں شاندار عظمت ورفعت کا اظہار ہے۔ مزید آگے چل کر سٹیفن جونز ہی لکھتے ہیں:

> تمام اقوام اپنی عظمت رفتہ کا احساس تو بہر حال رکھتی ہیں مگر یاجوج ماجوج کے خروج کی پیشگوئی میں اسکو دو مرتبہ گوگ ماگوگ بیان کرنا کسی قوم کی عظمت وشان شوکت کے اظہار پر مبالغہ ہو سکتا ہے۔ اور پھر یہ بھی کہ کتاب پیدائش میں ماگوگ کو نوح کے بیٹے یافث کی اولاد میں سے ذکر کیا گیا ہے۔ اور پھر حزقیال میں ماگوگ کو بطور ایک سرزمین کے ذکر کیا گیا ہے جو لا محالہ ماگوگ نامی شخص اور پھر اس نام سے وجود میں آنے والی سرزمین کی عظمت ورفعت پر دال ہے۔[8]

قرآن میں ذکر یاجوج وماجوج

قرآن مجید میں یاجوج ماجوج کا تفصیلی ذکر اور ذوالقرنین کی جانب سے دیوار کی تعمیر کی وجہ اور تاریخ پر سب سے مفصل روشنی سورۃ الکہف میں ملتی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

> ثُمَّ أَتْبَعَ سَبَبًا-حَتَّى إِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ مِنْ دُونِهِمَا قَوْمًا لَا يَكَادُونَ يَفْقَهُونَ قَوْلًا- قَالُوا يَا ذَا الْقَرْنَيْنِ إِنَّ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلَى أَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا - قَالَ مَا مَكَّنِّي

[6] حفظ الرحمٰن سیوہاروی، **قصص القرآن** (لاہور: مکتبہ اسلامیہ، 2007ء)، 3:198۔

[7] Jones. E. Stephen, "God's Kingdom Ministries," http://www.gods-kingdom-ministries.org/birthright/chapter15/chapter15.htm, accessed on April 11, 2007.

[8] Ibid.

فِيهِ رَبِّي خَيْرٌ فَأَعِينُونِي بِقُوَّةٍ أَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا -آتُونِي زُبَرَ الْحَدِيدِ حَتَّى إِذَا سَاوَى بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ قَالَ انْفُخُوا حَتَّى إِذَا جَعَلَهُ نَارًا قَالَ آتُونِي أُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا - فَمَا اسْطَاعُوا أَنْ يَظْهَرُوهُ وَمَا اسْتَطَاعُوا لَهُ نَقْبًا-قَالَ هَذَا رَحْمَةٌ مِنْ رَبِّي فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ رَبِّي جَعَلَهُ دَكَّاءَ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّي حَقًّا۔[9]

وہ ذوالقرنین بادشاہ پھر ایک سفر کے سامان میں لگا یہاں تک کہ جب وہ دو دیواروں (پہاڑوں) کے درمیان پہنچا جن کے پیچھے اس نے ایک ایسی قوم کو پایا جو بات سمجھنے کے قریب بھی نہ تھی انھوں نے کہا اے ذوالقرنین! یاجوج ماجوج اس ملک میں بڑے بھاری فسادی ہیں تو کیا ہم آپ کے لیے کچھ خرچ کا انتظام کر دیں (بشر طیکہ) آپ ہمارے اور ان کے درمیان ایک دیوار بنا دیں۔اس نے جواب دیا کہ میرے اختیار میں میرے رب نے جو رکھا ہے وہی بہتر ہے، تم صرف قوت و طاقت سے میری مدد کرو، میں تمہارے اور ان کے درمیان ایک دیوار بنا دیتا ہوں، تم لوہے کی چادریں لادو، یہاں تک کہ جب ان دونوں پہاڑوں کے درمیان دیوار برابر کر دی تو حکم دیا کہ آگ تیز جلاؤ حتیٰ کہ جب لوہے کی ان چادروں کو بالکل آگ کر دیا تو کہا کہ میرے پاس پگھلا ہوا تانبا لاؤ جو اس پر ڈال دوں، پس نہ تو ان میں اس دیوار کے اوپر چڑھنے کی طاقت تھی اور نہ اس میں کوئی سوراخ کر سکتے تھے، کہ یہ سب میرے رب کی مہربانی ہے ہاں جب میرے رب کا وعدہ آئے گا تو وہ اسے زمین بوس کر دے گا، بے شک میرے رب کا وعدہ سچا اور برحق ہے۔اس دن ہم انہیں آپس میں گڈ مڈ ہوتے ہوئے چھوڑ دیں گے اور صور پھونک دیا جائے گا پس سب کو اکٹھا کر کے ہم جمع کر لیں گے۔

اسی طرح ان کے دوبارہ ظہور کی خبر سورۃ الانبیاء میں بھی دی گئی ہے۔ارشاد ہے:"حَتَّى إِذَا فُتِحَتْ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ ۔ وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ"[10]جی" یہاں تک کہ جب یاجوج ماجوج کھول دیے جائیں گے اور وہ ہر بلندی سے دوڑتے ہوئے آئیں گے اور سچا وعدہ قریب آ لگے گا"۔

یاجوج ماجوج اصلاً کون ہیں؟

یاجوج ماجوج فی الحقیقت کون ہیں، انکا شجرہ نسب کیا ہے؟ مذکورہ بالا قرآن کا ظاہری سیاق یہ بتاتا ہے کہ دو افراد کی جنگی سربراہی میں ایک بڑا لشکر موجود ہوگا۔ان کی اصل حقیقت کے حوالے سے چند احادیث ملتی ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت آدم کی اولاد میں سے ہیں۔احادیث ملاحظہ ہوں: "عَنِ ابْنِ عُمرَ عَنِ النَّبِی ﷺقَال ان يَاجُوجَ وَمَاجُوْجَ مِنْ وَلَدِ آدَمَ وَلَوْاُرْسِلُوالاَفْسَدُوْا عَلى الناسِ معايشهم لا يَمُوتُ مِنْهُمْ رَجُلٌ اِلاَّتَرَکَ مِنْ زُرِيَّتِهِ اَلْفاً فَصَاعِدًا وَاِنَّ مِنْ وَرَائِهِمْ ثَلاَثَ اُمَمٍ

[9] القرآن 92:18

[10] القرآن 21:97

تَاوِیْلٍ وَتَارِیْسٍ اَومَنْسَک "[11]یعنی یاجوج ماجوج بنی آدم سے ہیں اور اگر انہیں چھوڑا تو یہ لوگوں کی معیشت تباہ و برباد کر دیں گے اور ان میں سے کوئی آدمی اس وقت نہیں مرتا جب تک اپنی ایک ہزار یا اس سے زیادہ اولاد نہ دیکھ لے اور ان کے ساتھ تین اور اقوام بھی ہیں تاویل، تاریس اور منسک۔ یہ حدیث اگرچہ حافظ ابن کثیر کے نزدیک ضعیف ہے وہ لکھتے ہیں: ''ھذا حدیث غریب بل منکر ضعیف''، یعنی یہ حدیث غریب بلکہ ضعیف بھی ہے۔[12]

اسی طرح بعض علما یاجوج ماجوج کو تو اصلاً حضرت آدم کی اولاد قرار دیتے ہیں مگر حوا سے نہیں۔ اس ضمن میں وہ کعب الاحبار کا ایک قول بیان کرتے ہیں جن کو حافظ ابن کثیر نے انتہائی غریب اور عقلاً و نقلاً نا قابل قبول کہا ہے۔ یہ قول ملاحظہ ہو: "عَنْ کَعْبِ الاَحْبَارِ قَالَ اِحْتَلَمَ آدَمٌ فَاخْتَلَطَ مَاوُہُ بِالتُّرَابِ فَاَسَفَ وَخُلِقُوْا مِنْ ذٰلِکَ المَاءِفَھُمْ مُتَّصِلُونَ بناَ مِن ْجِھَةِ الاَبِ لاَمِنْ جِھَة ِالاُمّ "[13]یعنی کعب الاحبار فرماتے ہیں کہ حضرت آدم کو احتلام ہوا اور انکا مادہ منویہ مٹی میں مل گیا اسپر انہیں افسوس ہوا اس مادہ سے یاجوج ماجوج پیدا ہوئے لہٰذا باپ کی طرف سے ہم (انسانوں) سے اور ماں کی طرف سے نہیں۔ ابن کثیر اس قول پر شدید تنقید کرتے لکھتے ہیں: "وَھٰذَا قَولٌ غَرِیْبٌ جِدًّا ثُمَّ لاَ دَلِیْلٌ عَلَیہِ لاَ مِنْ عَقْلٍ وَلاَمِنْ نَقْلٍ وَلاَ یَجُوزُ اِعْتِمَادُھَاھنا عَلٰی مَا یَحکِیہِ بَعْضُ اَھلِ الْکِتَاب۔ "[14]یعنی انتہائی غریب قول ہے نیز اس کے متعلق عقلاً و نقلاً بھی کوئی دلیل نہیں اور اس ضمن میں اہل کتاب کی بیان کردہ روایات نا قابل اعتماد ہیں۔ حافظ ابن حجر نے اس قول کا محاکمہ یوں کیا ہے: "لَمْ نَرَھٰذَا عَنْ اَحَدِ السَلَفِ اِلاَّعَنْ کَعْبِ الاَحْبَارِ وَ یَرُدَّھُالحَدِیْثِ المَرْفُوعِ اِنَّھُمْ مِنْ ذُرِّیَّةِ نُوحٍ وَنُوح ٍمِنْ ذُرِّیَّتِہِ حَوَّاقطْعاً۔"[15]یعنی سلف میں سے ہم نے کعب الاحبار کے سوا کسی سے یہ نہیں پایا اور ایک مرفوع حدیث بھی اس بات کی تردید کرتی ہے۔ جس میں مذکور ہے کہ (یاجوج ماجوج) نوح کی اولاد سے ہیں اور نوح تو حوا کی اولاد تھے۔ مذکورہ بالا قول سے یہ بات عیاں ہوئی کہ یاجوج ماجوج آدم کی اولاد اور نوح علیہ السلام کی نسل سے تعلق رکھنے والی بشری مخلوق ہی ہیں۔

---

[11] محمد بن عبد اللہ ابی کم نیسا پوری، **المستدرک علی الصحیحین** (بیروت: دار الفکر، 1398ھ)، 4:499۔ امام حاکم نے شیخین کی سند پر اسے صحیح کہا ہے۔

[12] ابو الفدا اعماد الدین ابن کثیر، **النہایہ فی الفتن والملاحم** (قاہرہ: دار التقوی للنشر والتوزیع، 2002ء)، 110۔

[13] ایضاً، 109۔

[14] ایضاً۔

[15] حافظ احمد ابن حجر عسقلانی، **فتح الباری** (مصر: مطبعہ السعادن، 1328ء)، 12:91۔

یاجوج ماجوج کی شکل وشباہت اور مکمل صفات

یاجوج ماجوج کی کیفیت اور ہیئت کیا ہے، یہ کن صفات سے متصف مخلوق ہے انکی تعداد کتنی ہے اور اس وقت کہاں ہیں، ان کی مصروفیات کیا ہیں؟ اس تمام بحث کو ذیل میں قلمبند کیا گیا ہے:

مجمع الزوائد میں ملنے والی حدیث میں جس کو ام حبیبہؓ نے روایت کیا ہے رسول اللہ ﷺ نے ان کی کیفیت یوں بیان فرمائی ہے: "عِرَاضُ الوُجُوهِ صِغَارُ العُيُونِ شَهبُ الشِّعَافِ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ كَانَّ وُجُوههمْ المَجَّان المُطْرَقَة "[16] یعنی جن کے چہرے چوڑے آنکھیں چھوٹی اور سر کے بال مائل بہ سرخی ہوں گے ہر ٹیلے سے چڑھتے دوڑتے آئیں گے گویا ان کے چہرے تہہ بہ تہہ (کوئی) ڈھال کی طرح چپٹے ہوں گے۔

یاجوج ماجوج کی بعض ظاہری صفات کا تذکرہ حافظ ابن حجر نے بھی کیا ہے مگر وہ سب ضعیف ہیں ان صفات میں یاجوج ماجوج کو تین اقسام کا بتایا گیا ہے جن میں ایک قسم لمبے قد کاٹھ کے لوگوں کی جو صنوبر کے درخت کی مانند ہوں گے۔ دوسری قسم چار ہاتھ مربع معلوم ہوتی ہے۔ اور ایک ایسی کیفیت و قسم کے ہوں گے جو اپنے کانوں کو اپنے نیچے بچھا کر اور دوسرے کان کو اوپر اوڑھ کر سو جائیں گے نیز اس قسم کے متعلق یہ بھی ملتا ہے کہ انکا طول ایک یا دو بالشت ہو گا اور ان میں سب سے لمبا تین بالشت تک کا ہو گا[17] مگر حافظ ابن کثیر نے ایسی باتوں کو خواہ مخواہ کا تکلف اور بلا سند قرار دے کر رد کر دیا ہے وہ النہایہ میں یوں رقمطراز ہیں: "فَقَدْ تَكَلَّفَ مَالَا عِلْمَ لَهُ بِهِ وَقَالَ مَالَا دَلِيْلَ عَلَيهِ وَقَدْ وَرَدَفِى حَدِيْثٍ اَنَّ اَحَدَهُمْ لَايَمُوتُ حَتّٰى يَرَى مِنْ نَسْلِه اَلْفَ اِنْسَانٍ "[18] یعنی ”جس نے بغیر علم کے ہی ایسی بات کہہ ڈالی اس نے خواہ مخواہ تکلف کیا اور ایسی بات کہی جس کی کوئی دلیل نہیں بلکہ حدیث میں تو یہ وارد ہوا ہے کہ ان کا ہر شخص اپنی نسل کے ایک ہزار انسان دیکھے بغیر نہیں مرے گا۔“

اور پھر صحیح روایات میں تو ان کے انتہائی طاقتور ہونے کا تذکرہ بھی ملتا ہے کہ جن کے مقابلے کی سکت خود حضرت عیسیٰؑ کو بھی نہ ہو گی اور یہ تو ان کی بددعا سے مریں گے لہذا اتنی مضبوط قوم کا ایک یا دو بالشت ہونا عقلاً بعید از قیاس ہے۔ یاجوج ماجوج کس قدر شر اور فساد مچائیں گے، ان کی طاقت اور قوت اتنی ہو گی کہ آن واحد میں انسانی بستیوں کو پیوند خاک کر ڈالیں گے

---

[16] نورالدین ابو بکر الہیثمی، **مجمع الزوائد** کتاب الفتن، باب ماجاء فی یاجوج وماجوج (بیروت،: دارالکتب العلمیہ، 2001)، حدیث نمبر: 12570، 7: 481۔ (اسکی ہم معنیٰ کئی احادیث بخاری و مسلم میں موجود ہیں)۔

[17] عسقلانی، **فتح الباری**، 13:107۔

[18] ابن کثیر، **النہایہ فی الفتن والملاحم**، 110۔

اور وہ آج کل سدِ ذوالقرنین میں مسلسل سوراخ کرنے اور کس طرح اسے منہدم کرنے کے عمل میں مشغول و مصروف ہیں اس ضمن میں چند احادیث صحیح کا متن ملاحظہ فرمائیں:

"عَنْ اَبِی هرَیْرَۃَ رَضِیَ اللهُ عَنهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قال۔: فَیَحْفِرُوْنَهُ وَیَخْرُجُونَ علی الناس فَیَنْشِفُونَ المِیَاہَ وَیَتَحَصَّنُ النَّاسُ مِنْهمْ فِی حُصُونِهمْ فَیَرمُونَ بَسِهامِهمْ اِلَی السَّمَاءِفَتَرْجِعُ وَعَلَیْها کَهیْئَۃِ الْدَمِ فَیَقُولُونَ قهرنَا اَهلَ الاَرْضِ وَعَلَونَا اَهلَ السَّمّاءِ"[19]

"حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا پھر وہ دیوار توڑ کر لوگوں پر نکل آئیں گے سارا پانی پی جائیں گے لوگ قلع بند ہو جائیں گے تو وہ (یاجوج ماجوج) اپنے تیر آسمان کی طرف پھینکیں گے جنھیں اللہ تعالیٰ خون لگا کر نیچے پھینکیں گے تو وہ کہیں گے ہم نے آسمان والوں پر بھی غلبہ پالیا ہے جس طرح ہم اہل زمین پر غالب ہیں"۔[20]

"عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ، قَالَ: ذَکَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔۔۔وَیَبْعَثُ اللهُ یَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ، وَهُمْ مِنْ کُلِّ حَدَبٍ یَنْسِلُونَ، فَیَمُرُّ أَوَائِلُهُمْ عَلَی بُحَیْرَۃِ طَبَرِیَّۃَ فَیَشْرَبُونَ مَا فِیهَا، وَیَمُرُّ آخِرُهُمْ فَیَقُولُونَ: لَقَدْ کَانَ بِهَذِهِ مَرَّۃً مَاءٌ، وَیُحْصَرُ نَبِیُّ اللهِ عِیسَی وَأَصْحَابُهُ، حَتَّی یَکُونَ رَأْسُ الثَّوْرِ لِأَحَدِهِمْ خَیْرًا مِنْ مِائَۃِ دِینَارٍ لِأَحَدِکُمُ الْیَوْمَ۔"

حضرت نواس بن سمعان سے مروی ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کو نکال دیں گے اور وہ ہر ٹیلے سے بھاگتے ہوئے آئیں گے ان کے اگلے افراد بحیرہ طبریہ سے گذریں گے تو اس کا سارا پانی پی جائیں گے اور ان کے آخری افراد وہاں سے گذریں گے تو کہیں گے کہ کبھی یہاں پانی ہوا کرتا تھا؟ اور حضرت عیسیٰؑ اور ان کے ساتھی محصور ہو جائیں گے حتیٰ کہ بیل کا سر تمہارے موجود سو دیناروں سے زیادہ قیمتی ہوں گے۔[21]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر یاجوج اور ماجوج نکلیں گے اور ہر ٹیلے سے دوڑتے ہوئے آئیں گے وہ ان لوگوں کے شہروں کو روند ڈالیں گے۔ ہر چیز کو تباہ و برباد کر دیں گے، جس پانی سے گذریں گے اسے پی جائیں گے۔ پھر لوگ میرے پاس (عیسیٰ) شکایت لے کر آئیں گے تو میں اللہ تعالیٰ سے یاجوج ماجوج کے لیے بد دعا کروں گا اور اللہ تعالیٰ ان سب کو ہلاک کر ڈالیں گے[22] احادیث میں سدِ ذوالقرنین میں سوراخ ہونے کا بھی تذکرہ

---

[19] محمد بن عیسیٰ الترمذی، الجامع الترمذی ابواب التفسیر، سورۃ الکہف، (بیروت۔دار إحیاء التراث العربي) حدیث نمبر: 2937۔

[20] ایضا۔

[21] مسلم بن حجاج القشیری، الجامع الصحیح، کتاب الفتن، باب ذکر الدجال (الریاض: دار السلام، 2000ء)، حدیث نمبر: 7373 ، 1186۔

[22] ایضا۔، حدیث نمبر: 7374،1186۔

ہے۔ **حدیث میں ہے**: "عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رضي الله عنها قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمُ مِنْ رَدْمِ ياجوج وماجوج مثل هٰذا قَالَ وَحَلَّقَ بِإِصْبَعَيهِ بِالْاَبْهامِ وَالَّتى تَلِيْها"[23] یعنی حضرت زینب بن جحشؓ فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: عربوں کے لیے اس شر سے تباہی ہے جو قریب آ چکا ہے۔ آج یاجوج ماجوج کی دیوار میں اتنا سوراخ ہو چکا ہے آپ نے اپنے انگوٹھے اور انگشت شہادت ملا کر اشارہ کیا۔ یاجوج ماجوج تعداد میں بھی کثیر ہوں گے۔ حضرت ابو سعید خدریؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

کہ اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) فرمائے گا، اے آدم! آدمؑ عرض کریں گے میں اطاعت کے لیے حاضر ہوں، مستعد ہوں، ساری بھلائیاں صرف تیرے ہی ہاتھ میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا، جہنم میں جانے والوں کو (لوگوں میں سے الگ) نکال لو۔ حضرت آدمؑ عرض کریں گے، اے اللہ! جہنمیوں کی تعداد کتنی ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ ہر ایک ہزار میں نو سو ننانوے۔ اس (کی ہولناکی اور وحشت) سے بچے بوڑھے ہو جائیں گے اور ہر حاملہ عورت اپنا حمل گرا دے گی اس وقت تم (خوف و دہشت سے) لوگوں کو مدہوشی کے عالم میں دیکھو گے، حالانکہ وہ بے ہوش نہ ہوں گے۔ لیکن اللہ کا عذاب بڑا ہی سخت ہو گا۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ ایک شخص ہم میں سے کون ہو گا؟ حضور ﷺ نے فرمایا کہ تمھیں بشارت ہو وہ ایک آدمی تم میں سے ہو گا اور ایک ہزار دوزخی یاجوج وماجوج کی قوم میں سے ہوں گے پھر حضور ﷺ نے فرمایا۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے مجھے امید ہے کہ تم (امت مسلمہ) تمام جنت والوں کے ایک چوتھائی ہوں گے۔ پھر ہم نے اللہ اکبر کہا تو آپ ﷺ نے فرمایا: کہ مجھے امید ہے کہ تم تمام جنت والوں کے ایک تہائی ہو گے پھر ہم نے اللہ اکبر کہا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کہ مجھے امید ہے کہ تم جنت والوں کے آدھے ہو گے پھر ہم نے اللہ اکبر کہا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ (محشر میں) تم لوگ تمام انسانوں کے مقابلے میں اتنے ہوں گے جتنے کسی سفید بیل پر ایک سیاہ بال یا جتنے کسی سیاہ بیل کے جسم پر ایک سفید بال ہوتا ہے۔[24]

بالآخر اس ہلاکت خیز طوفان سے نجات جناب عیسیٰؑ کی دعا سے ملے گی حدیث یوں ہے:

> حضرت نواس بن سمعانؓ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا پھر اللہ کے نبی حضرت عیسیٰؑ اور ان کے ساتھی اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان کی گردنوں میں کیڑے پیدا کر کے انہیں آن واحد میں ایک نفس کی موت کی طرح ہلاک کر دیں گے پھر اللہ کے نبی حضرت عیسیٰؑ اور ان کے ساتھی زمین پر اتریں گے مگر زمین میں ہر جگہ ان کی سرانڈ

[23] محمد بن اسماعیل البخاری، **الجامع الصحیح**، کتاب الفتن، باب یاجوج وماجوج (الریاض: دار السلام، 2000)، حدیث نمبر: 7135، 594۔

[24] ایضاً، کتاب احادیث الانبیاء باب قصہ یاجوج وماجوج، حدیث 3381، 271۔

اور بدبو پھیلی ہو گی پھر حضرت عیسیٰؑ اور ان کے ساتھی اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ بختی اونٹوں کی گردن برابر (چڑیوں جیسے) پرندے بھیجیں گے جو انہیں وہاں لے جا پھینکیں گے جہاں اللہ کا حکم ہو گا پھر اللہ تعالیٰ بارش برسائیں گے جو ہر مٹی اور خیمے والے گھر میں پہنچے گی اور اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ زمین کو اس طرح صاف پاک کر دیں گے جس طرح کوئی حوض یا باغ (یا خوبصورت عورت) ہو پھر زمین کو حکم ہو گا کہ اپنے پھل اگا، برکتیں نکال، اس دن ایک انار پوری جماعت کھا سکے گی اور اس کے چھلکے سے وہ سایہ حاصل کریں گے۔ ایک گابھن اونٹنی کا دودھ کئی جماعتوں کے لیے کافی ہو گا، حاملہ گائے کا دودھ ایک قبیلے کو کفالت کرے گا اور بکری کا دودھ ایک خاندان کو کافی ہو گا، لوگ اس حال میں ہوں گے کہ اچانک اللہ تعالیٰ ایک ہوا بھیجے گا جو ان کے بغلوں کے نیچے سے اثر کرتی ہوئی گذرے گی اور ہر مومن و مسلم کو فوت کر دے گی پھر صرف بدترین لوگ باقی رہ جائیں گے جو گدھوں کی طرح باہم جھگڑیں گے (یا بدکاریاں کریں گے) اور انہیں پر قیامت قائم ہو گی۔[25]

دور نبوی ﷺ میں یاجوج ماجوج کی دیوار کو ایک صحابی سے دیکھنا ملتا ہے۔ چنانچہ صحیح بخاری حدیث مذکور ہے: "حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ اہل مدینہ میں سے ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ میں نے وہ دیوار دیکھی ہے جو یاجوج ماجوج کے درمیان بنائی گئی ہے آپ ﷺ نے پوچھا کہ تو نے کس حالت میں اسے دیکھا ہے۔ اس نے کہا دھاری دار چادر کی طرح کہ جس کی ایک دھاری سرخ اور دوسری سیاہ ہے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں تو نے اسے دیکھا ہے۔"[26] لیکن اس حدیث سے یہ قیاس کیا جانا بھی ممکن ہے کہ اس صحابی نے حالت نیند میں اس کا مشاہدہ کیا ہو کیونکہ اگر ظاہراً رؤیت ہوتی تو صحابہ اسکا مقام ضرور ذکر کرتے مگر علامہ آلوسی روح المعانی میں اسکو ظاہر پر ہی محمول کرتے ہوئے رویت حقیقی کو ہی راجح قرار دینے کی طرف مائل ہیں۔ وہ لکھتے ہیں: "وَالظَّاهِرُاَنَّ الرُّوْيَةَ بَصَرِيَّةٌ لاَمَنَامِيَّه وَهوَاَمْرغَرِيْب اِن صَحَّ الخَبَرُ "۔[27] یعنی حدیث کا ظاہر بتاتا ہے کہ یہ رویت خواب میں نہیں بلکہ حقیقی تھی اگر ایسا ثابت ہو تو یہ حیران کن امر ہو گا۔

علماء سلف و خلف میں یاجوج ماجوج کے حوالے سے کئی تعبیرات پیش کی گئی ہیں۔ بعض نے یاجوج ماجوج سے مراد عصرِ حاضر میں موجود کئی مختلف اقوام سے جزوی مشابہت پا کر انھیں یاجوج ماجوج قرار دے دیا اور بعض نے تاتار و منگول کو بعض

[25] القشیری، **الجامع الصحیح**، کتاب الفتن واشراط الساعۃ، باب ذکر الدجال، حدیث نمبر: 2937، 1186۔
[26] بخاری، **الجامع الصحیح**، کتاب احادیث الانبیاء، باب قصہ یاجوج وماجوج، حدیث نمبر: 3381، 271۔
[27] سید محمود آفندی آلوسی، **روح المعانی** (بیروت: داراحیاالتراث العربی، 1984ء)، 16:42۔

نے صرف تعداد کو مد نظر رکھ کر کسی مخصوص قوم پر اس کا اطلاق کر دیا بعض نے فقط ظاہری شباہت پر اسکو محمول کر کے حکم لگا دیا۔ حقیقت تو یہ ہے کہ جب تک نصوصِ شرعیہ میں مذکورہ تمام علامات من کل الوجوہ مشترک نہ ہوں ظن و تخمین سے بچنا چاہیے ذیل میں مذکورہ تعبیرات کا جائزہ اختصار کے ساتھ پیش خدمت ہے:

1. پہلی تعبیر یہ ہے کہ یاجوج ماجوج سے مراد روسی، یورپی اور امریکی اقوام ہیں۔
2. دوسری تعبیر یہ ہے کہ منگول، تاتار جو ایک وحشیانہ سیلاب کی مانند بڑی تعداد میں دنیا میں چھا گئے اور یہ قتل و غارت اور فساد و بربادی میں اپنی مثال آپ تھے ان کی شکلیں بھی احادیث میں بیان کردہ خاکہ کے بہت مماثل ہیں لہذا یہی یاجوج ماجوج ہیں اور پھر یہ بھی کہ شمال مشرقی ایشیاء میں دیوار چین، دیوار قفقاز اور دیوار ترمذ موجود ہیں ان میں سے کسی پر سدِ ذوالقرنین کا اطلاق کیا جاسکتا ہے۔
3. تیسری تعبیریوں ہے کہ یاجوج ماجوج اصل میں ترک اقوام ہیں کیونکہ ان کی مشابہت و شکل حدیث میں بیان کردہ آثار کے موافق ہے۔
4. چوتھی تعبیر یہ ہے کہ چینی اقوام میں یاجوج ماجوج اور ان کے گردا گرد مضبوط و بڑی دیوار دیوار چین ہے اور پھر یہ کہ یہ درندوں اور جانوروں کو بڑے شوق سے کھاتے ہیں۔
5. پانچویں ممکنہ شکل یہ ہے دیوار برلن ہی سد ذوالقرنین ہے اور اہل یورپ ہی یاجوج ماجوج ہیں۔
6. چھٹی ممکنہ صورت یہ ہوسکتی ہے کہ شمال مشرقی ایشیا کے وحشی قبائل ہی یاجوج ماجوج ہیں گو کہ فی الحال حدیث میں بیان کردہ تمام علامات ان پر صادق آتیں قریب قریب وہ تمام اوصاف ان میں پیدا ہوں گے اور یہ ہر طرف خروج کریں گے۔

درج بالا تعبیرات اگر بنظر غائر دیکھا جائے تو معلوم ہو گا کہ احادیث صحیحہ میں موجود یاجوج ماجوج کی صفات اور احوال کی مشابہت کسی بھی قوم میں نہیں پائی جاتی۔

مفکرین کی تعبیرات میں تنقید و تحقیق کی بہت گنجائش موجود ہے۔ قرآن و حدیث سے مترشح ہونے والے نکات کی وضاحت اختصار کے ساتھ کی جائے گی اور مذکورہ بالا تعبیرات کو حقائق کے آئینے میں دیکھا جائے گا۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ یاجوج ماجوج روسی و یورپی اقوام ہیں تو یہ دعویٰ اس دلیل کی بنیاد پر نا قابل قبول ہے کہ وہ تو ایک جگہ پر نہیں بلکہ مختلف براعظموں میں پھیلے ہیں روس ایشیاء میں اور یورپ میں جبکہ قرآن کا سیاق و سباق صاف طور پر یہ واضح کر رہا ہے کہ یہ دونوں اقوام

کسی ایک ہی جگہ پر آباد تھیں اور باہم ملکر دوسری اقوام پر چڑھائی کرتی تھیں جیسا کہ قرآن کی آیت سے واضح ہے: "قَالُوا يَا ذَا الْقَرْنَيْنِ إِنَّ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلَى أَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا۔"[28] "انہوں نے کہا کہ اے ذوالقرنین بے شک یاجوج اور ماجوج زمین میں فساد مچاتے ہیں تو کیا ہم تیرے لیے خراج نکال دیں تاکہ تو ہمارے لئے ان کے اور ہمارے درمیان ایک دیوار بنادے۔"، مگر اس بات پر یہ اعتراض کیا جاسکتا ہے یہ کہ عین ممکن ہے کہ اولاً یہ ایک ہی جگہ آباد ہوں مگر بعد میں تعداد کی کثرت کے باعث مختلف براعظموں میں پھیل گئے ہوں مگر یہ اعتراض بھی قابل رد ہوگا اس لئے کہ حدیث میں صراحت ہے کہ وہ دونوں اب بھی سد ذوالقرنین کو کھودنے میں مشغول ہیں اور اس دیوار کے پار قید ہیں اور خروج کے لیے بے چین ہیں بالآخر اذن الٰہی سے اس کو توڑنے میں کامیاب ہو کر یہ تباہی مچائیں گے لہذا یورپ امریکہ کی اقوام تو کسی بھی دیوار کو نہ توڑنے میں مصروف ہیں نہ ہی وہ کسی قید میں بند ہیں کہ جس سے چھوٹنے کے لیے بے تاب ہوں۔

یورپی، روسی اور امریکی اقوام کا ماضی میں ظلم و جبر اور سفاکانہ کردار کو دیکھ کر بھی بعض لوگ ان کے یاجوج ماجوج ہونے پر اصرار کرتے ہیں کہ یورپ نے ایک عرصہ دنیا پر اقتدار جمائے رکھا اور ظلم و ستم کی کئی داستانیں رقم کیں اسی طرح روسیوں نے بھی خوفناک انقلاب بپا کر کے وحشت و بربریت کا بازار گرم کئے رکھا اور موجودہ دور میں امریکہ ہر سیاہ و سفید کا مالک بنا بیٹھا ہے اور ظلم میں کسی سے بھی کم نہیں۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ مذکورہ اقوام کی وحشت اور فتنہ وسفاکی سے مجال انکار نہیں لیکن تاریخ شاہد ہے کہ تاریخ میں یک دو نہیں بلکہ بیسیوں ایسی اقوام ملیں گی جنھوں نے ایک سے ایک بڑھ کر بربریت کا بازار گرم کیے رکھا کیا ان سب پر سفاکانہ عمل کی وجہ سے یاجوج ماجوج ہونے کا احتمال ظاہر کیا جائے گا ہرگز نہیں بلکہ قوم کے لیے مطلق حکم لگانے سے قبل احادیث میں موجود مشابہت تامہ کا ہونا ضروری ہے۔ اور جہاں تک اس مفروضے کا تعلق ہے کہ منگول وتاتار جیسی اقوام کا وحشیانہ سیلاب پوری قوت سے ہر طرف تباہی پھیلا گیا اور پھر یہ کہ شمال مشرقی ایشیا میں ایسی دیواریں بھی ملتی ہیں کہ جن پر سد ذوالقرنین ہونے کا اطلاق کیا جاسکتا ہے۔ اس تصور کے حاملین کئی مفکرین و مفسرین میں جنھوں نے احتمال ظاہر کیا ہے کہ شکل وشباہت کا توافق و تطابق اسی بات کی دلیل ہے۔ لیکن اس حقیقت کو ذہن سے فراموش نہیں کرنا چاہیے کہ احادیث کے مطابق یاجوج ماجوج اور سد ذوالقرنین لازم و ملزوم ہیں اور پھر یہ کہ دیوار ذوالقرنین کے تعین کے لیے لازم ہوگا کہ ان کے بیان بین السدین کے مطابق دیوار دو پہاڑوں کے مابین ہو اور اسکی بناوٹ میں لوہا و تانبا استعمال کیا گیا ہو نہ کہ سیمنٹ و مصالحے کا استعمال ہو

[28] القرآن 18:94

پھر اس دیوار کا بانی ذوالقرنین بھی ہو اور دیوار کے پیچھے یاجوج ماجوج کا وجود ملے نہ کہ مسلمان رہتے ہوں اور پھر اس دیوار کو مسلسل کھودا جارہا ہو اور دونوں اطراف کی آمدورفت ممکن نہ ہو۔ اگر دیوار چین، دیوار قفقاز اور دیوار ترمذ کا جائزہ لیا جائے تو کسی بھی دیوار کا بانی نہ تو ذوالقرنین ثابت ہوتا ہے چونکہ دیوار چین تو چین کے ایک چینی بادشاہ شیہہ ہوانگ تی نے بنوائی اور پھر یہ دیوار چین دو پہاڑوں کے درمیان نہیں نہ ہی لوہے اور تانبے سے تعمیر کی گئی پھر سب سے اہم دلیل جو اس مفروضے کی تردید کرتی ہے یہ ہے کہ دیوار چین تو چائنہ والوں نے پنی حفاظت کے لیے بنائی تھی جس کے توڑنے کا وہ تصور بھی نہیں کر سکتے۔ اور جہاں تک دیوار قفقاز کا تعلق ہے تو اس کا بانی کسریٰ انو شیروان) سکندر اعظم اور اسفند یار کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ لیکن اس دیوار کے سد ذوالقرنین ہونے پر زیادہ احتمال ظاہر کیا گیا ہے اس کا سبب چند وجوہات ہیں جو اس تصور کو وزنی اور کسی حد تک قابل قبول بناتی ہیں۔

1. پہلی وجہ تو یہ کہ دیوار قفقاز دو پہاڑوں کے درمیان ہی ہے۔
2. دوسری وجہ یہ کہ اسمیں واقعتاتانبے اور لوہے کا استعمال کیا گیا ہے
3. تیسری وجہ یہ کہ اس کے بنانے والے کے متعلق قطعی کوئی صریح دلیل نہیں کہ اسکا بانی نوشیروان یا سکندر تھا کیونکہ کئی مورخین نے اسکے بانی کا نام ذوالقرنین ہی بتایا ہے جیسا کہ حافظ ابن کثیر نے البدایہ والنہایہ میں ایک واقعے کا تذکرہ کیا ہے کہ عباسی خلیفہ واثق باللہ نے خواب میں دیکھا کہ دیوار یاجوج ماجوج ٹوٹ گئی ہے چنانچہ اس نے پریشان ہو کر کچھ افراد کے گروہ کو سد ذوالقرنین کی تلاش اور اسکے احوال دریافت کرنے کے لیے بھیجا، اٹھارہ ماہ کے بعد اس گروہ نے آکر یہ رپورٹ دی کہ وہ دیوار تا حال محفوظ موجود ہے اس میں ایک بڑا دروازہ ہے جس پر بڑے بڑے تالے لگے ہیں اور یہ دیوار انتہائی بلند و بالا اور مضبوط ہے اس کمیشن نے یہ بھی خبر دی کہ یہ دیوار شمال مشرقی جانب ہے اور ان علاقوں کے بادشاہوں کی طرف سے وہاں پہرے دار مقرر ہیں۔

اگرچہ اس دیوار کے بارے میں دو تین علامتیں مشترک ہیں مگر مشابہت تامہ اسمیں بھی موجود نہیں۔ جہاں تک اس واقعے کا تعلق ہے تو یہ واقعہ بسند صحیح ثابت نہیں اور یہ کہ مورخین اسکو صرف حافظ ابن کثیر کی بنیاد پر یونہی بلا سند نقل کرتے آئے ہیں۔ اور خود حافظ ابن کثیر اس واقعے کے متعلق "ذُكِرَاَنَّ الخَلِيفَه وَاثِقْ بِاللهِ بعث "کا لفظ بولا ہے اور ذکر کا صیغہ تو مجہول ہے جو اس واقعے کے ضعف پر دال ہے[29] معجم البلدان کے مؤلف نے بھی اس واقعہ کو نقل کر کے اسکے ضعف پر اشارہ کیا ہے وہ لکھتے

---

[29] ابن کثیر، **البدایہ والنہایہ**، 102:2۔

ہیں: "قَدْ كَتَبْتُ مِنْ خَبَرِ السَّدِمَا وَجَدتُهُ فِي الْكُتُبِ وَلَستُ اَقْطَعُ بِصِّحَةِمَا اَدَرْتُه"[30]یعنی میں نے سد ذوالقرنین کے متعلق کو جو کچھ کتب میں پایا نقل کر دیا اور انکی صحت کے متعلق میں قطعی کچھ نہیں کہتا۔

اس واقعہ کی تضعیف کے علاوہ ایک دوسری دلیل جو دیوار قفقاز کے سد ذوالقرنین ہونے کے احتمال کا بطلان کرتی ہے وہ یہ ہے کہ آج دیوار اپنی حالت میں موجود نہیں بلکہ عرصہ دراز سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو چکی ہے لٰہذا وہاں سے کوئی یاجوج ماجوج نہ تو ظاہر ہوئے اور نہ ہی عیسیٰ کی بد عا سے وہ مرے جیسا کہ علامہ آلوسی نے بھی روح المعانی میں اس تصور کو کہ دیوار قفقاز ہی سد ذوالقرنین ہے صریحا باطل قرار دیا ہے وہ لکھتے ہیں: "وَهوَ لَمْ يَبْقَ اِلَى الآنِ بَلْ خَرِبَ مِنْ قَبْلِ هٰذا بِكَثِيْر"[31] "اور یہ دیوار تو آج تک موجود نہیں بلکہ عرصہ دراز سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو چکی ہے،،

اور حقیقت یہ ہے کہ اسکا ٹوٹنا اور اس میں سے یاجوج ماجوج کا ظہور متفقہ اور غیر مختلف فیہ امر ہے لٰہذا یہ تاویل بھی باطل ہوئی ہے۔اور جہاں تک تعلق ہے ترکوں کے یاجوج ماجوج سے اشتباہ کا تو یہ فقط ظاہری شکل وصورت کا تو ہے مگر دیگر تمام علامات ان میں بھی مفقود ہیں اگرچہ حدیث میں بیان کیا گیا ظاہری خاکہ کہ باریک آنکھوں والے، سرخی مائل بالوں والے اور چوڑے چہرے والے گویا کوٹی ہوئی ڈھالیں ہیں۔اس کی اس سے مطابقت رکھتا ہے مگر جزوی مشابہت ترکمانستانی لوگوں کو یاجوج ماجوج بنانے کے لیے کافی نہیں اور کسی کی شکل وصورت ظاہری دیکھ کر حکم لگا دینا بالکل ایسا ہی کہ جیسے رسول اللہ ﷺ نے عیسیٰ کو عروہ بن مسعود ثقفیؓ اور دجال کو عبدالعزیٰ بن قطن (کافر) کے مماثل ومشابہ قرار دیا لہذا اس سے لازم نہیں کہ آتا کہ عروہ عیسیٰؑ ہیں اور عبدالعزیٰ دجال ہی ہے۔

اور جہاں تک تعلق ہے دیوار برلن کے سد ذوالقرنین ہونے کے تصور کا تو یہ تو قطعی طور پر بے معنی سی بات ہے جو حقیقت سے دور کا بھی واسطہ نہیں رکھتی اس لئے کہ قرآن وحدیث سے یہ حقیقت مترشح ہوتی ہے کہ سد ذوالقرنین قرب قیامت اور آمد مسیحؑ کے بعد گرائی جائیگی اور دونوں چیزیں یہاں مفقود ہیں اور پھر یہ کہ دیوار برلن تو مشرقی ومغربی جرمنی کے مابین ایک معاہدے کے تحت گرادی گئی ہے اور یہاں کوئی قوم ظاہر نہیں ہوئی جس نے آنا فانا دنیا میں فساد مچادیا ہو نہ ہی وہ دو پہاڑوں کے درمیان بنائی گئی تھی نہ لوہے وتانبے سے اور نہ ہی ذوالقرنین نے بنائی بلکہ دیوار برلن پر تو کسی بھی طرح سد ذوالقرنین کا انطباق

---

[30] یاقوت الحموی، **معجم البلدان** (بیروت: دار الکتب العلمیہ، 1864ء)، 3:200۔

[31] آلوسی، **روح المعانی**، 16:37۔

نہیں ہوتا۔ رہا تاتاری اقوام کے متعلق یہ گمان کہ یہ ہی یاجوج ماجوج ہیں تو اس تاویل کے بھی فاسد ہونے کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ امت اس بات پر متفق ہے کہ یاجوج ماجوج کا ظہور علامات کبریٰ میں سے ہے جو قیامت کے انتہائی قریب ظاہر ہوں گی جبکہ تاتاریوں کے خروج کو سات آٹھ صدیاں گزر چکی ہیں تا حال قیامت کا وقوعہ یا کم از کم کسی دوسری بڑی علامت مثلاً دجال، عیسیٰ کی آمد اور ظہور مہدی میں سے کسی کا بھی ظہور نہیں ہوا۔ پھر اس کے ابطال کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ دیوار ذوالقرنین کے گرتے ہی یاجوج ماجوج ظاہر ہوں گے اور تاتاری کسی ایسی دیوار کو توڑ کر نہیں نکلے اور پھر اگرچہ تاتاریوں کی وحشت و بربریت اپنی مثال آپ تھی مگر پھر بھی یہ یاجوج ماجوج کے مقابلے سے ہونے والی تباہی کا عشر عشیر بھی نہیں تھے کیونکہ یاجوج ماجوج تو بحیرہ طبریہ کا سارا پانی پی جائیں گے دریاؤں کے پانیوں اور جانوروں کا خاتمہ تک کر دیں گے۔ اگرچہ اس ضمن میں ہم دیکھتے ہیں کہ امام قرطبیؒ بھی فتنۂ تاتار کو فتنہ یاجوج ماجوج کے مماثل ہی قرار دیتے ہیں نہ کہ حقیقتاً یاجوج ماجوج۔ فتنۂ تاتار اور ان سے پھیلنے والی نسلوں کے متعلق یوں رقمطراز ہیں: "قَدْ خَرَجَ مَنْهِمْ فِي هٰذَا الوَقْتِ أُمَمٌ لَا يُحْصِيْهِمْ اِلَّا اللهُ وَلَا يَرُدُّهم عَنِ المُسْلِمِيْنَ اِلَّا اللهُ حَتّٰى كَاَنَّهُمْ يَاجُوجُ وَ مَاجُوجُ اَوْ مُقَدّمَتُهُمْ"[32] یعنی اس وقت ان تاتاریوں سے اتنی جماعتیں نکلیں کہ جنکی تعداد اللہ ہی جانتا ہے۔ اور اللہ کی مدد کے بغیر مسلمانوں کا ان سے دفاع ممکن نہیں تھا گویا یہ یاجوج ماجوج یا ان کا مقدمہ ہوں۔

اور جہاں تک اس تعبیر کا تعلق ہے کہ شمال مشرقی ایشیاء کے وحشی قبائل ہی یاجوج ماجوج ہیں گو کہ ان میں تمام صفات ابھی موجود نہیں مگر ان میں وہ علامات قرب قیامت پیدا ہو جائیں گی جو احادیث میں مذکور ہیں۔ تو اس تاویل کا بطلان اس دلیل کی بنیاد پر ہوتا ہے کہ قرآن وسنت میں کہیں اس بات کی تخصیص نہیں کی گئی کہ یاجوج ماجوج میں فتنہ و فساد کی صفات قرب قیامت ہوں گی بلکہ ان کی صفات کو علی الاطلاق بیان کیا گیا ہے جس سے واضح ہوتا ہے کہ فتنہ و فساد یاجوج ماجوج کی فطرت ثانیہ اور انکی سرشت میں ودیعت کر دی گئی ہے۔ لہٰذا اس تخصیص کے لیے کوئی واضح دلیل مطلوب ہے اور پھر یہ بھی کہ احادیث میں واضح ہے جیسا کہ سنن ابن ماجہ کی روایت میں ہے کہ یاجوج ماجوج دیوار کو توڑنے میں مسلسل مشغول ہیں اور دیوار کے کمزور ہوتے ہی وہ اپنا کام کل پر چھوڑ کر چلے جاتے ہیں مگر اگلے دن سے قبل ہی اللہ اس دیوار کو پھر موٹا کر دیتے ہیں اور یہ عمل مسلسل جاری ہے لہذا اب شمال مشرقی ایشیاء کے قبائل آج قطعی طور پر کسی دیوار کو توڑنے میں مشغول نہیں ہیں اور مزید یہ کہ دیوار کا گرنا اور یاجوج ماجوج کا

---

[32] محمد بن ابی بکر ابن العربی، **الجامع لاحکام القرآن** (بیروت: دار المعرفہ، 1832ء)، 11:57۔

خروج دونوں ایک ساتھ اور لازم وملزوم ہیں۔ لہذا یہ بات کہنا بلادلیل ہے کہ قوم تو ظاہر ہو چکی مگر دیوار قرب قیامت گرائی جائے گی۔

علماء کے نقطہ ہائے نگاہ اور محققانہ جائزہ

ابوالکلام آزاد نے اپنی کتاب "اصحاب کہف اور یاجوج ماجوج" میں احوال یاجوج ماجوج پر بڑی مفصل وطویل بحث کی ہے کہ ان کے خیالات کا ملخص کچھ یوں ہے۔ تمام تاریخی قرائن اس بات پر شاہد ہیں کہ یاجوج ماجوج سے مراد صرف ایک ہی قوم ہو سکتی ہے اور وہ شمال مشرقی میدانوں کے طاقتور مگر وحشی قبائل جو قبل از تاریخ کا 9ویں صدی مسیحی تک برابر مغرب پر سیلاب کی مانند حملہ آور ہوتے رہے ان کے حملوں کی روک تھام کے لیے چینی بادشاہ ہوانگ ٹی(Huang Ti) نے پندرہ سو میل لمبی دیوار 214 قبل مسیح میں تعمیر کی جو عرصہ دس سال میں پایہ تکمیل کو پہنچی اس دیوار نے منگول قبائل کی تمام تر راہیں مسدود کر دیں لہٰذا ان کا رخ وسط ایشیاء کو مڑ گیا انہی وحشی قبائل کی شاخیں تاریخ میں مختلف ناموں مثلاً سیتھین(Seythian)، تاتار، منگول، میگو، موگ، مے گاگ اور عبرانی میں ماجوج کے نام سے پکاری گئیں اسی طرح چین کی تاریخ میں قدیم قبیلہ یواچی (Yuech-Chi) غالباً انہی اقوام سے تھا۔ انہی میں سے بالآخر بعض قبائل جنوبی ایشیاء و یورپ میں آکر آباد ہوئے اور متمدن زندگی گزارنے لگے جس سے ان کی وحشت اور سفاکی کی صفات میں بتدریج کمی آگئی اور انہی لوگوں میں ہندوستان، ایران واناتولیہ کے باشندے شامل ہیں لیکن منگولیا کے اصل باشندے اور بحر اسود کے شمالی ساحل اور شمالی یورپ کے قبائل کی وحشیانہ خصوصیات نہ بدلیں۔ یہ سب اقوام فی الحقیقت یاجوج ماجوج کی اولاد و نسل ہیں۔ منگول قبیلہ میں جنم لینے والے وحشی اور خونخوار تاتاری چنگیز خان کا خروج ہی یاجوج ماجوج کا آخری خروج ہے جسکی خبر قرآن میں ''حَتّٰٓى اِذَا فُتِحَتْ يَاْجُوجُ وَ مَاْجُوجُ وَهمْ مِنْ كُلِ حَدَبٍ يَنْسِلُوْنَ'' کے تحت دی ہے لہذا معلوم ہوا اقوام یورپ اور ہندوستانی اقوام سب یاجوج ماجوج کی آل اولاد ہیں یاجوج ماجوج کے بعض قبائل کی توطن واقامت گزینی کی زندگی کا لازمی نتیجہ یہ نکلا کہ انکی نسلوں میں وحشیانہ صفات کم سے کم تر ہوتی چلی گئیں۔ وسط ایشیاء کی جانب بڑھنے والے ان وحشی قبائل میں سے کچھ یورپ اور کچھ پنجاب کی طرف آکر آباد ہوئے اور یہی آرین نسل سے پکارے گئے یہ گروہ خاصی مہذبانہ زندگی گزارنے کی وجہ سے نرمی ولطافت جیسے خصائص کا حامل ہوا جبکہ دوسروں کی بربری صفات جوں کی توں رہیں۔ اناتولیہ تک پہنچنے والے قبائل ہٹی کے نام سے پکارے گئے اور انہی کو تورات کی کتاب پیدائش میں حتی کہا گیا ہے اور جو قبائل فارس ومیڈیا میں آکر بس گئے وہ ایریانہ کے نام سے موسوم

ہوئے یہی بالآخر ایران بنا اور یورپ میں بسنے والے فرانگ، اونڈال، ٹیوٹان اور ہن کے نام سے مشہور ہوئے۔ چین کی تاریخ میں انہی کو Hiung-Na ہیونگ نہ کہا گیا جو بالآخر ہن ہوا اس طرح سد ذوالقرنین کے متعلق مولانا کا نقطہ نگاہ یہ ہے کہ یہ دیوار بحر خزر کے مغربی ساحل سے ہوتے ہوئے آزر بائیجان اور دربند شہر کے مغرب کی طرف کا کیشیا (قفقاز) کے اندرونی حصوں کی جانب درہ داریال میں واقع ہے جو (Darial Pass) کے نام سے معروف ہے اور موجودہ عالمی نقشہ میں اس کا محل VladiKeukez میں دکھایا گیا ہے۔ اس مقام کو عرب جغرافیہ دان دربند اور باب الابواب کے نام سے یاد کرتے ہیں اور یہاں پر ایک قدیم دیوار موجود ہے جس کو ارمنی روایتوں میں آہنی دروازہ کے نام سے پکارا گیا اور حیران کن طور پر اس کی تعمیر میں آہنی تختیوں سے ہی کام لیا گیا ہے جیسا کہ قرآن نے ذکر کیا ہے۔ اور پگھلے ہوئے تانبے کے اوپر بہائے جانے کے بھی آثار ملتے ہیں اور پھر دو پہاڑوں کی دو چوٹیوں کے درمیان ہے جو قرآنی تصریح "بین الصدفین" کے عین مطابق ہے اور جارجیا میں اسے آہنی دروازہ کے نام سے پکارا گیا ہے اور ترکی میں اسے کا ترجمہ دامر کپو مشہور ہو گیا۔ یہ خصوصیات کسی اور دیوار پر صادق نہیں آتیں اور یہی وہ سد ذوالقرنین ہے جو ایرانی بادشاہ سائرس (عبرانی فورس، پارسی گورش اور عربی کیخسرہ کے نام سے 559 قبل مسیح میں معروف ہوا)[33] نے بنوائی۔ ابوالکلام کی بحث سے جو باتیں سامنے آتی ہیں انکا ملخص یہ ہے۔

مولانا کی بحث اور تحقیق کے ماخذ و مصادر صرف قرآن، تاریخ اور بائیبل ہیں۔ ان کے تصورات و نظریات سے کم از کم یہ مترشح ہوتا ہے کہ مولانا اس ضمن سے حدیث کو قطعی معیار نہیں سمجھتے اس لیے کہ ساری بحث کسی ایک بھی حدیث کے ذکر سے خالی ہے جبکہ بہت سی احادیث صحیح میں یاجوج ماجوج کے کئی واضح اوصاف ملتے ہیں جو کہ مذکورہ بالا بحث کے اخذ کردہ نتائج کے موافق نہیں ہے۔

اگرچہ تمام بحث میں مولانا نے جزوی صفات مثلاً آہنی دیوار اور یہ کہ خونخوار اور وحشی اقوام کو تو مد نظر رکھا مگر حدیث میں مذکور اس بات سے قطعی صرف نظر کیا ہے کہ یاجوج ماجوج کا خروج حضرت عیسیٰ کے بعد حتیٰ کہ دجال کے فتنہ کے خاتمے کے بعد ہوگا اور بالآخر عیسیٰ خود بھی مقابلے کی تاب نہ رکھیں گے اور کوہ طور پر اہل ایمان کی معیت میں ان کے خلاف بددعا کریں گے جس سے ان کی گردنوں میں کیڑا پیدا ہو گا اور اس سے انکا خاتمہ ہو گا۔ مولانا ابوالکلام کی بحث کے نتائج کو تسلیم کرنے سے یہ لازم ہو گا کہ مسیح کی آمد ثانی کو بھی ظہور دجال اور اس کے خاتمے کا بھی واقع ہو جانا تسلیم کر لیا جائے حالانکہ مسیحؑ کی آمد ثانی پر تمام مسلمانوں کا مضبوط اعتقاد ہے کہ یہ پیشگوئی ابھی پوری ہونا باقی ہو گی۔ معلوم ہوا جزوی مشابہت کو بنیاد بنا کر حکم لگانا درست نہیں

[33] ابوالکلام آزاد، **اصحاب کہف اور یاجوج ماجوج** (لاہور: نگارشات، 2006ء)، 109-123۔

بلکہ من کل الوجوہ صفات میں اشتراک پایا جانا لازم ہے اور پھر وسط ایشیاء میں یورپ اور بلاد ہند کے تمام مسلمانوں، غیر مسلموں پر یاجوج ماجوج کا اطلاق کر دینا قطعی بعید از قیاس ہے۔

ابوالاعلی مودودی کا نقطہ نظر

ابوالاعلی مودودی نے تفہیم القرآن میں سورۃ الکہف اور سورۃ الانبیاء کی ذیل میں یاجوج ماجوج کے متعلق اپنی رائے کا اظہار فرمایا جس کا ماحصل یہ ہے:

> قریب قریب متحقق ہے کہ یاجوج ماجوج سے مراد روس، شمالی چین کے تاتاری، منگول، ہن اور سیتھین کے ناموں سے معروف قبائل ہیں۔ نیز یہ کہ قفقاز کے جنوبی علاقہ میں دربند اور داریال میں تعمیر کیے گئے استحکامات کے ضمن میں واضح طور پر نہیں کہا جا سکتا کہ یہی سد ذوالقرنین ہے یا نہیں اسی طرح دیوار چین پر بعض مسلمان مورخین اور جغرافیہ نویس بھی سد ذوالقرنین کا اطلاق کرتے آئے ہیں۔ اور قرآن میں بیان کردہ دیوار کی کیفیت کے آثار اب بھی وہاں موجود ہیں اور یہ کہ قرب قیامت دونوں اقوام لازم نہیں کہ لوگوں پر ہی خروج کریں بلکہ عین ممکن ہے کہ باہم لڑ پڑیں اور پھر ان کی لڑائی عالمگیر فساد کا موجب بن جائے۔[34]

قرآن میں ان کے خروج کے ساتھ ہی واقترب الوعد الحق کے لفظ سے واضح ہوتا ہے کہ یورش انتہائی اواخر ایام میں ہوگی اور اسکے جلد بعد ہی قیامت ہوگی اور اس کی موئید وہ حدیث ہے جس میں رسول اللہ ﷺ نے قیامت سے انتہائی قریب یاجوج ماجوج کی یورش کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ "كَالحَامِلِ الْمُتِمّ لَا يَدْرِي اَهلُها مَتى تَفْجُوهمْ بِوَلَدِها لَيْلًا اَوْنَهارًا۔"[35]

یعنی پورے پیٹ کی حاملہ کہ جس سے متعلق نہیں کہا جا سکتا کہ وہ کب بچہ جن دے رات یا دن۔ حیران کن امر ہے کہ بیشتر مفسرین علماء ومفکرین سب یاجوج ماجوج کا اطلاق منگول تاتار کے وحشی قبائل پر ہی کرتے ہیں شاید اس کا سبب یہ کہ اسرائیلی روایات اور بائبل میں موجود کتاب یسعیاہ میں مذکورہ ان اقوام کی تصریح روش، مسک اور توبال کے نام سے اس کی تائید کرتی ہے۔ مگر جزوی مشابہت وانطباق سے قطعی طور پر ایسا حکم لگانا مناسب نہیں جب تک من کل الوجوہ اشتراک واشتباہ ثابت نہ ہو۔ کیونکہ نہ تو یہ اقوام آج کسی دیوار کو کھودنے میں مشغول ہیں کہ خروج کو بے تاب ہوں بلکہ دنیا میں سفر کے لیے کوئی رکاوٹ نہیں

---

[34] ابوالاعلی مودودی، **تفہیم القرآن** (لاہور: ترجمان القرآن، 2007ء)، 3:44۔

[35] محمد بن یزید ابن ماجہ القزوینی، **السنن**، کتاب الفتن، باب فتنۃ الرجال (الریاض: دار لسلام، 2000)، *حدیث نمبر*: 4081، 2725۔

اور نہ ہی دربند داریال کے استحکام آج صحیح موجود ہیں بلکہ مذکورہ دیواریں سب ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو چکی ہیں اور ان کے عقب کوئی قوم ایسی نہیں پائی گئی اور دیوار چین تو خود چینیوں نے اپنی حفاظت کے لیے بنائی تھی تو کیا خود ہی وہ اسکو توڑ ڈالیں گے ؟

سید قطب شہید کی رائے

معروف زمانہ تفسیر فی ظلال القرآن میں سید قطب شہید کے یاجوج ماجوج کے متعلق افکار کا خلاصہ یوں ہے: "قرآن میں مذکورہ فَاِذَا جَا وَعْدُ رَبِّی جَعَلَهَا دَكَّا زمانے کی تحدید نہیں کرتا کہ یہ وعدہ کب پورا ہو گا اسی طرح یہ نص حَتّٰى اِذَا فُتِحَتْ يَاجُوجُ وَ مَاجُوجُ وَهمْ مِنْ كُلِ حَدَبٍ يَنْسِلُونْ بھی کسی وقت کی تحدید نہیں کرتی لہذا یاجوج ماجوج کا خروج وہی مغلوں اور تاتاریوں کا خروج تھا جس نے مشرقی ممالک کو تہ و بالا کر دیا۔"[36] سید قطب کے نزدیک خروج کا کوئی دور نصوص شرعیہ میں مذکور نہیں حالانکہ صحیح احادیث گذشتہ صفحات میں گذر چکی ہیں کہ ان کا خروج عیسیٰ کے بعد اور خاتمہ دجال کے بعد ہو گا۔ اور ان کا خاتمہ بھی مسیحؑ کی بددعا سے ہو گا۔ اور یہ حقیقت معلوم شدہ ہے کہ نہ ہی ابھی ظہور مسیح ہوا اور نہ ہی دجال کی آمد لہذا یہ تاویل بھی احادیث و قرآن کی روشنی میں باطل ہے۔

اردو دائرہ معارف اسلامیہ کے مقالہ نگار کا تبصرہ

یاجوج ماجوج کی نسبت بائبل کا غیر تاریخی بیان یہ ہے کہ ماجوج یافث کا بیٹا اور نوح کا پوتا تھا اور یہی یافث ترک اور یاجوج ماجوج کا باپ بھی ہے حزقی ایل کے مطابق یاجوج کو ماجوج کی سرزمین کا باشندہ اور روش (روس) اور مسک (ماسکو) کا سردار بتایا گیا ہے گویا معلوم ہوا ماجوج و روس کی سرحدیں ملتی ہیں اور یہ حضرت عیسیٰ سے ساڑھے پانچ سو سال پہلے کا بیان ہے بعد میں یاجوج ماجوج کی آبادیاں الگ ہو گئیں الادریسی نے یورپی روس کے جو نقشے بنائے ہیں ان میں یورپی روس کا شمالی حصہ یاجوج کا ملک ظاہر کیا گیا ہے۔ اس حصے کے نیچے ماسکو، روس اور دوسرے قبائل کی آبادیاں ہیں جو بلغار اعظم تک مسلسل چلی گئی ہیں اور بلغار اعظم کا علاقہ کاکیشیا اور بحر خزر کے اوپر تھا ادریسی نے نقشے میں تمام اقوام کے نام لکھے ہیں اور اس نے یاجوج کے ملک ایشیائی روس میں سائبیریا کو بتایا ہے جو کوہ یورال میں مشرق کی طرف سمندر کے کنارے کنارے چلا جاتا ہے اور اس سمندر کا نام Nordense Koild Sea ہے قصہ مختصر یہ کہ اس سے مراد جنگجو اور شمالی طاقتور قومیں مراد لی گئی ہیں رہی بات کہ سد کہاں واقع ہے تو اس ضمن میں البیرونی نے یہ رائے لکھی ہے کہ یہ سد دنیا کے شمال مغربی حصہ میں ہے اور یہ رائے ابن خرداذبہ کی کتاب المسالک والما

---

[36] سید قطب، **فی ظلال القرآن** (لاہور: اسلامی اکادمی، 1990ء)، 4: 437۔

لک میں اس مذکور واقعہ کی بنیاد پر قائم کی گئی ہے کہ جو واثق باللہ نے ایک مہم سد کی تلاش میں بھیجیں جس کی واپسی سمرقند کے سامنے سے ہوئی الادریسی نے چھٹی صدی کے وسط میں نزہۃ المشتاق فی افتراق الآفاق لکھی اور عالمی نقشہ بنایا جس میں سد ذوالقرنین کو "کردع" کے نام سے ظاہر کیا گیا ہے اس صورت میں یہ دیوار (Tundra) تندرا ثابت ہوتی ہے جو یورپ وایشیا کے برفانی نشیبی علاقوں میں کہیں آباد تھی روسی میں تندرا دلدلی میدان کو اسی طرح عربی میں تندرا کے معنی الطین والماء کے ہیں گویا دونوں کا مفہوم دلدلی میدان ہی ہوا۔[37]

جاوید احمد غامدی کا نقطہ نظر

جاوید غامدی نے اقوام یاجوج ماجوج کے متعلق اپنے تصورات ''ماہنامہ اشراق''میں قلمبند کیے ہیں۔ان کی رائے میں روس اور امریکہ ہی یاجوج ماجوج ہیں اور سد ذوالقرنین دیوار برلن ہی تھی جو ٹوٹ گئی جسکے بعد یاجوج ماجوج (امریکہ وروس) باہم ملے اور روس میں اشتراکیت کا خاتمہ ہوا اور حزقی ایل کے ابواب 38,39 میں انہی دونوں امریکہ وروس کا ذکر ہے قدیم زمانے میں یہی لوگ یورپ اور آسٹریلیا میں آباد ہوئے اور اب دنیا کے سارے پھاٹک انہی کے قبضے میں ہیں[38]

غامدی کے نقطہ نظر کو اگر تسلیم کر لیا جائے تو قرآن و حدیث کے بہت سے نصوص کا ابطال لازم آئیگا اس لیے کہ گزشتہ صفحات میں مذکور تین احادیث میں یہ بات گذر چکی کہ سد ذوالقرنین کا گرانا دجال اکبر اور امام مہدی اور عیسیٰؑ کی آمد کے بعد ہوگا دنیا میں صرف مسلمان اور حضرت عیسیٰ ہی باقی رہ جائیں گے کہ جب یاجوج ماجوج سد کو گرا کر اودھم مچائیں گے اور عیسیٰ کی بددعا سے ان کا خاتمہ ہوگا جبکہ دیوار برلن کو مشرقی و مغربی جرمنی کے مابین ایک معاہدے کے تحت گرایا جاچکا ہے اور یہ معاہدہ تو صلح کا تھا جبکہ نصوص شرعیہ میں تو واضح طور پر اس سد کے گرنے پر فساد اور بدامنی شروع ہوگی نہ کہ امن اور پھر برلن کا بانی تو ذوالقرنین قطعاً نہ تھا نہ یہ دو پہاڑوں کے درمیان نہ اس میں لوہا اور تانبا چنا گیا اور نہ ہی اسے یاجوج ماجوج کے خوفناک حملوں سے حفاظت کے پیش نظر بنایا گیا معلوم ہوا دیوار برلن تو کسی صورت بھی سد ذوالقرنین پر منطبق نہیں ہوتی اور حقائق کی روشنی میں یہ تاویل تو فاسد تاویلات میں سے بدترین قرار پاتی ہے۔

---

[37] **اردو دائرہ معارف اسلامیہ**، بذیل یاجوج ماجوج (لاہور: جامعہ پنجاب، 1938ء)، 23:228۔

[38] جاوید احمد غامدی، **ماہنامہ اشراق** (لاہور: اشراق، 2007ء)، 7-4۔

وحیدالدین خان کی توجیہ

مولانااپنی مشہور زمانہ کتاب *The Alarm of Doomsday* میں فتنہ یاجوج اور ماجوج کاانطباق معاصر مغربی اقوام اوران کی اقوام عالم پر تہذیبی فتح اور کرہ ارض پران کے وسائل اور ذرائع کے ساتھ کرتے ہیں۔اس ضمن میں وہ مسند احمد میں مذکور ابو سعید خدری کی طویل حدیث سے جو نکات اخذ کرتے ہیں وہ حسب ذیل ہیں:

یورپ کی نشاۃ ثانیہ کے بعد عالم پر وہ اثرات جو ہمیں بتدریج دکھائی دے رہے ہیں وہ اسی حقیقت کی عکاسی کرتے ہیں مثلا معاشی دنیامیں ایک بڑا Economic explosion جو ہم دیکھ رہے ہیں اسکا مکمل طور پر انحصار و دارو مدار اقوام مغرب کی قوت پر ہے۔وہ تمام تر عالمی وسائل پر گویا قابض ہو چکے ہیں رہایاجوج ماجوج کا تمام تر دریاوں کا پانی پی جانااغلباپٹرول کے ذخائر پر قبضہ کی نشاندہی کرتا ہے جس کا بڑاحصہ مشرق سے نکلتا ہے مگر صرف مغرب میں ہوتا ہے اس طرح اقوام مغرب مکمل طور پر اس مشرقی خزانہ پر قابض دکھائی دیتی ہیں پانی پی جانے کے بعدان کاآسمان کی طرف متوجہ ہوناخلائی راکٹ کی طرف اشارہ کرتا ہے اقوام مغرب کئی خلائی راکٹ زمین کے جیسے سیارے کی تلاش میں بھجوارہی ہیں۔

یاجوج ماجوج کاہر طرف سے چھوٹ پڑنا(وھم من کل حدب ینسلون)واضح کرتا ہے کہ وہ خداکے ایک عظیم منصوبہ کے تحت ہی ہوگا یہ ایک غیر معمولی تاریخی حقیقت ہے کہ یاجوج ماجوج کی نسل میں غیر معمولی روح کاآجاناکہ فطرت کے حیران کن حقائق کااظہار ہے کہ جس کی مثال دنیامیں پہلے کبھی نہیں دیکھی گئی ہوگی اسی کا نتیجہ ہوگا کہ یاجوج ماجوج سائنسی و صنعتی ایسا انقلاب بپا کریں گے جو تصور تک نہ کیاگیاہوگا۔دجال بھی انہی سائنسی چیزوں کے منفی استعمال کے تحت ایک بڑے فریبی کی صورت میں ظاہر ہوگااس طرح نسل انسانی میں پہلی مرتبہ مرکز عبادت خداکی بجائے یہ صنعتی انقلاب ہوگا جس میں سارے وسائل ہوتے ہوئے بھی انساانوں کااستحصال کیاجائے گا یہ وہی حقیقت ہے جسکی طرف اشارہ سنن ابن ماجہ کی کتاب الفتن میں ملتا ہے کہ زمیں اپنے سارے ذخائر اگل دے گی۔[39]

نتائج بحث وسفارشات

ادلۂ شرعیہ کی روشنی میں اگر صرف اس نقطے پر نظر مرکوز کرلی جائے کہ سد ذوالقرنین اور یاجوج وماجوج میں باہم چولی دامن کا ساتھ ہے اور وقت موعود تک دونوں مجتمع ہیں اور یاجوج ماجوج روز بروز اس کو گرانے کی کوشش کرتے ہیں۔توان

[39] Maulana Waheed-ul-Din, "YajoojMajooj", http://www.al-bayaan.com/wp-content/uploads/books/doomsday/index.html#17/, accessed on June 15, 2012.

صورتوں میں ہمیں دنیا میں اس وقت اس پیشگوئی کے حتمی انطباق کی کوئی صورت نظر نہیں آئے گی آج کوئی قوم ہماری نظر میں نہیں جو کسی دیوار کو مسلسل کاٹنے اور گرانے میں مشغول و مصروف ہو اور پھر کوئی دیوار بھی ایسی نظر نہیں آتی جو دیوار ذوالقرنین کہلا سکے۔ یہاں سے ایک اشکال پیدا ہو سکتا ہے کہ ممکن ہے دیوار کا کاٹنا استعاراتی و تمثیلاتی ہو جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کئی پیشگوئیوں کے استعاراتی ہونے میں کسی کو اختلاف نہیں لیکن یہ ایک ایسا اشتباہ ہے جو قطعی بے بنیاد ہے وہ اس لیے کہ آج تک امت میں سے کسی نے بھی دیوار سے استعارہ مراد نہیں لیا بلکہ یہ کہنا زیادہ مناسب ہو گا کہ یہ اجماعی حقیقت ہے جو قرآن نے بالتصریح سورۃ الکہف میں بیان کر ڈالی اور جیسا کہ گذشتہ صفحات میں گزری ہوئی اس حدیث کی روشنی میں بھی یہ اشکال رفع ہو جاتا ہے کہ جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی کے دیوار ذوالقرنین دیکھنے کی تصدیق کی۔ یاجوج ماجوج کے منصہ شہود میں آنے میں تاخیر سے یہ قطعاً مناسب نہیں کہ ہم خواہ مخواہ سینہ زوری سے کسی قوم پر اس کا انطباق کر ڈالیں جیسا کہ ہم گذشتہ صفحات میں لکھ چکے ہیں کہ کئی مسلم محققین بھی یاجوج ماجوج کو اہل بائبل کے اثر سے خاصے متاثر ہو کر ان کی پیروی میں اسی قسم کی بے دلیل چیزیں پیش کرنے پر مصر ہیں۔

یہاں ایک اور بات قابل ذکر ہے کہ آج جدید ترین ٹیکنالوجی کے دور میں کسی بھی مضبوط ترین پہاڑ یا چٹان کو توڑنا اور رستے سے ہٹانا کوئی دشوار کام نہیں رہا لیکن یاجوج ماجوج کہ جن کا احادیث میں بلاناغہ دیوار کو توڑنے میں مشغول رہنا مذکور ہے اور یہ کہ وہ وقت موعود سے قبل کبھی اس کو گرانے میں کامیاب نہیں ہو سکتے اس واضح ترین علامت کی کیا توجیہ پیش کی جائے گی! آج نیوکلئیر اور ایٹمی مواد سے سخت سے سخت لوہا بھی بآسانی پانی کی طرح پگھل سکتا ہے تو کیا جن اقوام کو یاجوج ماجوج ثابت کرنے پر اصرار ہے وہ آج جدید ایٹمی ٹیکنالوجی سے تہی دامن ہیں؟ کیا ان کے علاقوں میں پہاڑوں اور چٹانوں کو کاٹ کر راستے نہیں بنائے گئے؟ سخت ترین چٹان بارود سے ریزہ ریزہ کی جا سکتی ہے اور روس جو قریباً 25 سال تک دنیا کی سپر پاور بنا رہا کیا روس کے دور عروج میں اور حتیٰ کہ آج بھی نیوکلیائی مواد کی کمی ہے؟ پھر ان علاقوں میں وہ کونسی دیوار ہے جس کو توڑنے میں کامیابی نہیں ہو رہی اور جیسا کہ گذشتہ گزری ہوئی احادیث میں صراحتاً یہ بات موجود ہے کہ خروج یاجوج ماجوج، ظہور مہدی اور خروج دجال کے بعد ہو گا تو کیا جو مفکرین روس و چائنہ وغیرہ کو ہی یاجوج ماجوج قرار دینے پر مصر ہیں وہ اس کی کیا تاویل پیش کریں گے حالانکہ امت کا اتفاق ہے کہ امام مہدی کا ظہور نہیں ہوا۔